دل کی بات

’’آبروئے ما زِ نامِ مصطفیٰ است‘‘

خالق کائنات وحدہ لاشریک کو سب سے زیادہ محبت سید الاوّلین والآخرین محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس سے ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ ساری مخلوق اُن سے محبت کرے۔ آپ ﷺ کو بنی نوع انسان کی طرف تا قیامت رحمت بنا کر بھیجا گیا اور آپ ہی کی ختم نبوت پر ایمان کو مدارِ نجات قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ کی آپ سے محبت کا یہ عالم ہے کہ مشرک کی توبہ قبول ہے مگر نبی رحمت ﷺ کے گستاخ کی توبہ ہرگز قبول نہیں۔

یہ لکھتے ہوئے قلم کانپتا ہے اور ہاتھ لرزتے ہیں کہ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء کو ڈنمارک کے ایک اخبار JYLLANDS POSTEN نے (خاکم بدہن) نبی کریم ﷺ کے توہین آمیز ۱۲ خاکے شائع کیے اور ۱۰ جنوری ۲۰۰۶ء کو ناروے کے ایک میگزین نے مکرر یہ تکلیف دہ جسارت کی۔ یہ شرانگیز اور ذلیل حرکت یہود ونصاریٰ کی ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ یہ پوری ملتِ اسلامیہ کی دینی غیرت وحمیت کو کھلا چیلنج تھا۔ سب سے پہلے سعودی عرب کی حکومت نے نوٹس لیا اور سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا۔ یہ بارش کا پہلا قطرہ تھا۔ پھر کویت اور لیبیا نے اسی فیصلے کا اعلان کیا اور پھر پورے عالم کے مسلمان مضطرب ہو کر سراپا احتجاج بن گئے۔ یوں بات چلتے چلتے ’’فرنٹ لائن سٹیٹ‘‘ تک پہنچی۔ کبھی مملکت خداداد پاکستان کی پہچان یہ تھی کہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں سب سے پہلی آواز یہاں سے بلند ہوتی تھی اور آج بدبختی کا یہ عالم ہے کہ نام نہاد روشن خیال حکمرانوں کی ایک نحیف، شرمناک اور دبی ہوئی آواز سب سے آخر میں اٹھی اور عالمی دہشت گردوں کے خوف سے تحلیل ہو کر رہ گئی۔ عوام اٹھے، گھروں سے نکل کر شاہراہوں پر آئے، چیخے اور چلائے مگر ان کی پکار کو دبانے کے لیے فوج، رینجرز اور پولیس نے بندوقیں تان لی ہیں۔

مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمد صاحب نے دو مرتبہ اسلام آباد میں ’’کل جماعتی قومی مشاورت‘‘ کا انعقاد کیا۔ فیصلوں کی روشنی میں ہڑتالیں ہوئیں، ریلیاں اور جلوس نکلے، احتجاجی جلسے اور مظاہرے ہوئے۔ قوم متحد ہو کر میدان میں اتری مگر پہلے ہی مرحلے میں روشن خیال حکمرانوں نے کاری وار کیا۔ لاہور اور پشاور کے مظاہروں میں منصوبہ کے تحت بھجوائے گئے شر پسندوں کے ذریعے توڑ پھوڑ، آتشزدگی اور اپنے ہی بھائیوں کی ہلاکت کی سازش مکمل کی گئی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ شہروں پر بندوق والوں کا قبضہ ہے۔ چوکوں پر رائفلیں تنی ہوئی ہیں۔ بعض لیڈر نظر بند ہیں اور کارکن قید ہیں۔ جو بچ گئے ہیں وہ سوچ بچار میں مصروف ہیں۔ ہم دیانت داری سے سمجھتے ہیں کہ ’’قومی مجلس مشاورت‘‘ میں عجلت میں فیصلے کیے گئے یا سنائے گئے۔ یہ معمولی بات نہ تھی۔ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کا مسئلہ تھا۔ امت مسلمہ کی حیات وموت